www.KitaboSunnat.com

تذکرۃ المشاہیر — قاری صہیب احمد میر محمدی

شیخ القراء والمحدثین محمد بن الجزری

نام و نسب

آپ کا لقب شمس الدین اور کنیت ابوالخیر ہے۔ آپ کا، آپ کے والد، دادا اور پردادا کا نام محمد تھا۔ سلسلہ نسب کچھ یوں ہے۔ قدوۃ المجودین شیخ القراء والمحدثین شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری الشافعی۔ آپ زیادہ تر ابن الجزری کی عرفیت سے مشہور ہیں جو کہ جزیرہ ابن عمر سے نسبت رکھنے کے باعث ملی۔ جزیرۂ ابن عمر مشرق وسطی حدود شام میں موصل شہر کے شمال میں —— جبل جودی کے قریب (جبل جودی جہاں نوح علیہ السلام کی کشتی آکر ٹھہری تھی) ایک علاقہ ہے جس کو نہر دجلہ ہلال کی طرح احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس جزیرہ کو آباد کرنے والے عبدالعزیز بن عمر برقعیدی تھے۔ اسی لئے اس کو "جزیرہ ابن عمر" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ چونکہ ابن جزری کے آباؤ اجداد اس جزیرہ کے رہنے والے تھے۔ لہٰذا اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ابن جزری کہا جاتا ہے۔ الجزری کے علاوہ آپ کو "الشافعی" بھی کہتے ہیں۔ قاری رحیم بخش اپنی کتاب العطایا الوھبیۃ کے ص۱۶ پر فرماتے ہیں کہ اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں:

(۱) ابن الجزری شافعی المذھب تھے۔(۲) نسب کی رو سے شافعی تھے یعنی آپ امام محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع (۱۵۰ و ۲۰۴ھ) کی اولاد میں سے ہیں۔

قاری محمد سلیمان اپنی کتاب "فوائد مرضیۃ" میں لکھتے ہیں کہ ابن الجزری بنو شافع کے قبیلہ سے تھے۔ لیکن آخری دونوں احتمال صحیح نہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ یہ مذہبی انتساب ہے، چنانچہ ابن الجزری کے صاحبزادے نے بھی اس کی تصریح کی ہے کہ

"تاریخ کی اس مشہور حقیقت کا کون انکار کرسکتا ہے کہ ابن الجزری جلیل القدر علماء شافعیہ میں سے ہوئے ہیں۔ قیاس یہ چاہتا تھا کہ نسبت کو ملا کر مقلد کو شافعی الشافعی کہا جاتا لیکن اختصار کے پیش نظر ایک نسبت کو حذف کردیتے ہیں۔"

یہاں ایک باریک نکتہ ہے وہ یہ کہ وہابیہ کی نسبت تو حقیقی ہے (کہ خود محمد بن عبدالوہاب کی طرف ہے) اور شافعیہ کی مجازی ہے (جو کہ شافعی کے جد امجد کی طرف ہے) واللہ اعلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ولادت باسعادت

آپ کے والد محترم کی شادی کو چالیس برس گذر چکے تھے لیکن وہ اولاد کی نعمت سے ہنوز محروم تھے۔ ایک مرتبہ وہ حج بیت اللہ کی غرض سے سرزمین حجاز پر موجود تھے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کے گھر پر نگاہ پڑی تو ان کا دل بھر آیا۔ انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف بڑی دلسوزی سے کیا۔ پھر وہ چاہ زم زم پر گئے۔ آب زم زم پینے کے بعد انہوں نے ہاتھ اٹھا لئے۔ ان کی دیرینہ دلی تمنا لفظوں میں ڈھل کر لبوں تک آگئی اور پوری رقت سے دعا کی:

"اے میرے رب مجھے نیک وصالح اولاد عطا فرما"

حج کے تمام مناسک سے فارغ ہو کر وہ اپنے ملک واپس پہنچ گئے۔ چند ماہ بعد رمضان المبارک کا مقدس مہینہ سایہ فگن ہوا۔ برکتوں اور سعادتوں سے معمور اسی ماہ مبارک کی ۲۵ تاریخ ۷۵۱ھ بروز ہفتہ نماز تراویح کے بعد (یعنی ۲۶ نومبر ۱۳۵۰ء کو) دمشق کے ایک محلہ میں ایک بچہ نے جنم لیا۔ یہ بچہ اسی غمزدہ شخص کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو اپنی شادی کے بعد سے ۴۰ برس تک اولاد کی نعمت کا منتظر تھا۔ اس وقت کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ محمد کے گھر پیدا ہونے والا بچہ کتنا بڑا قاری، عالم، فقیہ اور محدث بنے گا۔ آج دنیا اس کو ابن الجزری کے نام سے جانتی ہے۔

تعلیم

آپ ؒ کی ابتدائی تعلیم اسی شہر میں ہوئی۔ آپ ؒ نے صرف ۱۲ برس کی عمر میں مکمل قرآن حفظ کرلیا تھا۔ آپ ؒ ہر سال نماز تراویح میں قرآن سناتے تھے۔

ابن الجزری ؒ نے فقہ شافعیہ کی پانچ مشہور کتابوں میں سے فقیہ ابواسحاق ابراھیم شیرازی (م:۴۷۶ھ / ۱۰۸۳ء) کی کتاب "التنبیہ" کو بھی حفظ کیا۔

ابن الجزری ؒ قرآن کریم کی مختلف قرآءات کے ماہر تھے۔ آپ ؒ نے پہلے (۷۶۸ھ / ۱۳۶۷ء) میں قرآن مجید کی سات مشہور قراءات کا علم حاصل کیا۔ اس غرض سے آپ ؒ نے علامہ ابو عمرو عثمان الدانی ؒ (م ۴۴۴ھ / ۱۰۵۲ء) کی مشہور کتاب "التیسیر" اور ابو محمد قاسم ؒ الشاطبی (م:۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء) کی "حرز الامانی ووجہ التھانی" جو کہ "شاطبیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ شیخ تقی الدین عبدالرحمٰن بغدادی سے پڑھیں۔ ساتوں قراءتوں کی مشق احمد بن الحسین الکفری (م ۷۷۴ھ / ۱۳۷۲ء) کی مدد سے مکمل کی۔ نیز شیخ القراء محمد بن احمد اللیسان (م ۷۷۶ھ / ۱۳۷۴ء) سے فنی کتب کا علم بھی سیکھا اور قرآءات بھی پڑھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ابن الجزری ؒ قرآن مجید کی چودہ قراءتوں کی طرف مائل ہوئے اور آپ ؒ نے شیخ عبدالوہاب بن یوسف اور شیخ احمد بن رجب بغدادی کی مدد سے الگ الگ ۱۴ قراءتوں کی مشق کی اور ان سے اسناد حاصل کیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب دمشق علم و فنون کا گہوارہ تھا۔ لیکن ابن الجزری ؒ حصول علم کے شوق میں دیگر مقامات کی طرف سفر کی خواہش بھی رکھتے تھے۔ چنانچہ (۷۶۸ھ/۱۳۶۶ء) کو آپ ؒ اپنے وطن سے روانہ ہوئے۔ پہلے فریضۂ حج ادا کیا۔ اس کے بعد مکہ، مدینہ، قاہرہ، اسکندریہ، بعلبک اور دیگر شہروں میں نامور اساتذہ کی شاگردی اختیار کی۔

شیوخ

ابن الجزری ؒ نے تقریباً چالیس مشائخ سے کسب فیض کیا۔ چنانچہ فقہ کا علم جمال الدین عبدالرحیم الاسنوی (م۷۲۲ھ/۱۳۷۰ء)، عمر بن رسلان (م۸۰۵ھ/۱۴۰۲ء) اور ابوالبقاء عبدالوہاب سبکی (م۷۷۱ھ/۱۳۶۹ء) جیسے قابل فقہاء کرام سے حاصل کیا۔ اصول فقہ اور معانی و بیان کی تعلیم علامہ عبداللہ بن سعد الدین (م۷۸۲ھ/۱۳۸۰ء) اور دیگر اہل علم سے پائی۔

حدیث کا درس لینے کے لئے ابن الجزری ؒ نے شیخ ابوالثناء محمد بن خلیفہ (م۷۶۷ھ/۱۳۶۵ء) بہاؤالدین عبداللہ (م۷۹۴ھ/۱۳۹۲ء)، شہاب الدین احمد حنبلی (م۷۷۷ھ/۱۳۷۵ء)، شمس الدین محمد بن محب المقدسی (م۷۸۹ھ/۱۳۸۷ء) اور ابن کثیر الدمشقی جیسے نامور حفاظ حدیث کے آگے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

اس کے علاوہ ابن الجزری ؒ نے فخرالدین البخاری (م۶۹۰ھ/۱۲۹۱ء)، حافظ شرف الدین عبدالمومن الدمیاطی (م۷۰۵ھ/۱۳۰۵ء) اور شیخ شہاب الدین احمد الابرقوی (م۷۰۱ھ/۱۳۰۱ء) کے نامور تلامذہ سے بھی احادیث نبوی ﷺ کی سماعت کی۔

حافظ الحدیث عمر بن حسن المراغی (م۷۷۸ھ/۱۳۷۶ء) سے سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی کی سماعت کی۔ جبکہ شیخ صلاح الدین حنبلی (م۷۸۰ھ/۱۳۷۸ء) سے طبرانی کی "المعجم الکبیر" اور "مسند احمد" پڑھیں۔ علاوہ ازیں آپ کے شیوخ کی کافی تعداد ہے جن میں ابن عبدالکریم حنبلی اور بہاء الدین امینی وغیرہما کا تذکرہ ملتا ہے۔ شیخ کبری زادہ فرماتے ہیں کہ "سمع الحدیث من جماعة"۔

تعلیم و تعلم کے دوران پیش آمدہ حالات

ابن الجزری ؒ کو فن قراءت سے خاص دلچسپی تھی۔ آپ ؒ نے اس فن میں کمال حاصل کیا۔ آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

" کے بعض اساتذہ نے آپ" کو مشورہ دیا کہ علم قراءت بہت محنت چاہتا ہے۔ اسی لئے اس سے فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد کم ہے۔ آپ کو دیگر علوم سے بھی لگاؤ رکھنا چاہئے۔ چنانچہ ابن الجزری" نے احادیث رسول ﷺ کی طرف توجہ فرمائی اور باقاعدہ اسناد کے ساتھ ایک لاکھ احادیث حفظ کرلیں۔

ابن الجزری" صغر سنی میں ہی متعدد علوم کی تکمیل فرما چکے تھے۔ اور آپ" کی غیر معمولی ذہانت، حافظہ اور علم سے گہری دلچسپی سے آپ" کے اساتذہ بہت متاثر تھے۔ اب آپ" کے اساتذہ نے آپ" کو درس و تدریس، افتاء اور تحدیث (حدیث روایت کرنا) کی اجازت مرحمت فرمائی۔ امام سخاوی" فرماتے ہیں کہ

اذن له غير واحد بالافتاء والتدريس والاقراء

"یعنی بہت سے مشائخ نے آپ کو افتاء، درس و تدریس اور قراءت پڑھانے کی اجازت سے نوازا"

چنانچہ (۷۷۴ھ/۷۲-۱۳ء) کو حضرت عماد الدین ابن کثیر" نے (۷۷۸ھ/۷۶-۱۳ء) کو ضیاء الدین القری" نے اور (۷۸۵ھ/۱۳۸۳ء) کو شیخ الاسلام البلقینی" نے ابن الجزری" کو درس دینے اور فتویٰ جاری کرنے کی اجازت عنایت فرمائی۔

ابن الجزری" نے چند برس تک دمشق کی جامع (مسجد) بنی امیہ میں قراءت کی تعلیم دی۔ اس غرض سے وہ قبہ نسرین (جگہ کا نام) کے نیچے اپنی نشست رکھا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ" کو دارالعلوم عادلیہ کا شیخ القراء مقرر کردیا گیا۔ پھر آپ" نے "دارالحدیث اشرفیہ" میں شیخ القراء کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ آپ" شیخ ابن السلاء کی وفات کے بعد "تربۃ ام الصالح" کے شیخ القراء بنا دیئے گئے۔ یہاں آکر آپ" نے دارالقراء کے نام سے ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔ (بعض اسے دارالقرآن کہتے ہیں جو صحیح نہیں)

یہ وہ زمانہ تھا جب سرزمین مصر پر ملک الظاہر سیف الدین برقوق نے اپنی حکومت قائم کرلی تھی۔ برقوق ایک دیندار، نیک دل، بہادر، اولوالعزم اور علم دوست حکمران تھے۔ انہوں نے ۷۸۴ھ کے اواخر (یعنی ۱۳۸۳ء کے اوائل) میں مصر کا اقتدار سنبھالا تھا۔ انہوں نے ابن الجزری" کو "جامع توبۃ" کا خطیب مقرر کردیا۔ (۷۹۵ھ/۱۳۹۳ء) میں آپ" کو بیت المقدس کی الجامعۃ الصلاحیۃ میں امور تعلیم کا ناظم مقرر کیا گیا۔ (۷۹۷ھ/۱۳۹۵ء) کو ایک اور اہم ذمہ داری آپ" کی منتظر تھی۔ شام کے امیر التمش نے آپ" کو شام کا قاضی مقرر کردیا، تاہم یہ ذمہ داری ابن الجزری" کے لئے بہت کٹھن ثابت ہوئی۔ اوقاف کے حسابات تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے امیر شام آپ" سے ناخوش ہوگئے۔ آپ" پ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سختیاں کی گئیں اور آپ ؒ کا مال و متاع سب کچھ ضبط کرلیا گیا۔

ان نامساعد حالات میں ابن الجزری ؒ کو انتہائی صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ وہ عثمانی سلطنت کے حکمران بایزید اول کے پاس ان کے دارالحکومت برسہ (بروصہ) چلے گئے۔ بایزید جو کہ یلدرم (بجلی) کے لقب سے مشہور تھے، ایک بہادر اور علم پرور حکمران تھے۔ انہوں نے ابن الجزری ؒ کی بہت عزت افزائی کی۔ بڑے احترام سے اپنے پاس ٹھہرایا اور جب تک وہ حکمران رہے انہوں نے ابن الجزری ؒ کو برسہ (بروصہ) سے کہیں اور جانے نہ دیا۔

برسہ (بروصہ) میں ابن الجزری ؒ نے درس حدیث اور درس قراءت کا سلسلہ شروع کردیا۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے آپ ؒ کے علم سے کسب فیض کیا۔ خود عثمانی سلطنت کے بایزید یلدرم نے آپ ؒ سے دس قراءتوں کی تحصیل کی، لیکن اس کے بعد بدقسمتی سے امیر تیمور اور اس کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔

بایزید اول بلقان کے محاذ پر عیسائیوں کے خلاف جہاد میں مصروف تھے، لیکن اپنے حلیفوں کے ترغیب دلانے پر انہوں نے اناطولیہ (موجودہ ایشیائی ترکی) پر چڑھائی کردی اور اس طرح امیر تیمور کے کچھ علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ اس کے جواب میں امیر تیمور نے سخت کارروائی کی۔

آخر ۱۹ ذی الحج (۸۰۴ھ/ ۲۰ جولائی ۱۴۰۲ء) کو انقرہ کے مضافات میں بڑی خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں بایزید کے فوجیوں نے شکست کھائی۔ بایزید گرفتار ہوگئے اور امیر تیمور نے ان کے ساتھ بہت احترام کا سلوک کیا، لیکن بایزید قید کی حالت میں ۱۴ شعبان (۸۰۵ھ/ ۹ مارچ ۱۴۰۳ء) کو اس جہان فانی سے کوچ کرگئے (بعض مورخین کہتے ہیں کہ ان کی موت دمے کے مرض سے ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے خودکشی کی تھی۔ بہرکیف یہ بات طے شدہ ہے کہ بایزید جیسے بہادر سپہ سالار کو اپنی شکست کا غیر معمولی صدمہ پہنچا تھا۔)

امیر تیمور کے عثمانی سلطنت کے دارالحکومت برسہ (بروصہ) پر قبضہ کرلینے کے بعد وہاں کی علمی شخصیات نے کہیں اور منتقل ہونے کا ارادہ کرلیا جن میں ابن الجزری ؒ بھی شامل تھے۔ لیکن آپ ؒ کو حراست میں لے کر امیر تیمور کے پاس حاضر کیا گیا۔ امیر تیمور علماء و فقہاء کی بہت عزت کرتے تھے۔ جب وہ ابن الجزری ؒ کے بے پناہ علم سے واقف ہوئے تو انہوں نے ابن الجزری ؒ کو اپنی محافل و مجالس میں شریک کرنا شروع کردیا۔ پھر جب امیر تیمور واپس ماوراء النہر آئے تو ابن الجزری ؒ کو بھی اپنے ساتھ لے آئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر تیمور ابن الجزری ؒ سے اس حد تک متاثر ہوگئے کہ جب امیر تیمور سمرقند پہنچے تو ایک شاندار دعوت کا انتظام کیا۔ اس دعوت میں مملکت کے سرکردہ علماء، امراء اور فقراء نے شرکت کی۔ تیموری دعوتوں میں صفیں ہمیشہ حلقوں کی شکل میں بنائی جاتی تھیں۔ علماء و فضلاء کو دائیں جانب اور امراء کو بائیں جانب بٹھایا جاتا تھا۔ اس دعوت میں مشہور عالم، فقیہ، فلسفی، اور ماہر لسانیات سید شریف جرجانی ؒ بھی مدعو تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر تقریباً ۵۰ کتابیں تصنیف کی تھیں۔ جو فقہ، علم بلاغت، منطق اور صرف و نحو کے متعلق تھیں۔ امیر تیمور نے سید شریف جرجانی ؒ کو ابن الجزری ؒ کے پیچھے جگہ دی۔ مہمانوں میں سے کسی ایک نے دریافت کیا کہ آپ نے سید شریف جرجانی ؒ کو ابن الجزری ؒ کے عقب میں جگہ دی حالانکہ سید شریف جرجانی ؒ تو محفل میں سب سے آگے جگہ پانے کے حقدار ہیں، تو امیر تیمور نے بلاتوقف یہ جواب دیا کہ:

"میں بھلا ایسے شخص کو آگے جگہ کیوں نہ دوں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ؐ کا عالم ہو اور جب اسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں کوئی اشکال درپیش ہو تو اسے حل کرلیتا ہو۔"

اس واقعہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امیر تیمور ابن الجزری ؒ کی کس قدر توقیر کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ تیمور نے اپنی زندگی کے آخری سانس تک ابن الجزری ؒ کو اپنے سے جدا نہیں ہونے دیا۔

امیر تیمور کی ہدایت پر ابن الجزری ؒ ماوراء النہر کے علاقہ کش اور پھر سمرقند میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ آخر (۸۰۷ھ / ۱۴۰۴ء) میں امیر تیمور کا انتقال ہوگیا جس کے بعد ابن الجزری ؒ خراسان چلے گئے۔

خراسان سے ابن الجزری ؒ، ہرات، یزد، اور اصفہان ہوتے ہوئے رمضان المبارک ۸۰۸ھ (فروری ۱۴۰۶ء) کو شیراز پہنچے۔

"شیراز" میں وہ کچھ عرصہ درس دیتے رہے۔ پھر شیراز کے حاکم پیر محمد نے ابن الجزری ؒ کو چیف جسٹس (قاضی القضاۃ) مقرر کردیا۔ ابن الجزری یہ عہدہ قبول کرنے کو تیار نہیں تھے۔ لیکن حاکم کے اصرار اور مجبور کرنے پر یہ عہدہ قبول کرلیا اور خاصہ طویل عرصہ یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ شیراز میں بھی آپ ؒ نے قراءت کی تعلیم دی اور حدیث کی ایک درس گاہ قائم کی جہاں سات یا دس قراء توں کی تکمیل کے بعد طلباء کو اسناد جاری کی جاتی تھیں۔ "شیراز" کے باشندوں کو آپ ؒ کی ذات سے بہت فیض حاصل ہوا۔ آپ ؒ کے ذریعے اس علاقہ میں علم قراءت اور حدیث کو بہت فروغ ملا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت علم کا یہ سلسلہ (۸۲۲ھ / ۱۴۱۹ء) تک جاری رہا۔ اس کے بعد حاکم شیراز بعض وجوہ کی بنا پر برگشتہ ہوگئے۔ اور ابن الجزریؒ سے ان کے تعلقات کی نوعیت میں پہلی جیسی گرم جوشی نہ رہی۔ (۸۲۲ھ/۱۴۱۹ء) میں ابن الجزریؒ نے حج بیت اللہ کا ارادہ فرمایا اور بصرہ کے راستے سرزمین حجاز روانہ ہوگئے۔ راستے میں آپؒ کے قافلے کو راہ زنوں نے لوٹ لیا۔ جبکہ آپؒ کے پاس مال و متاع نام کی کوئی چیز نہ بچی۔

چنانچہ ان نامساعد حالات میں آپؒ اس سال فریضۂ حج بھی ادا نہ کرسکے۔ آپؒ نے مدینہ منورہ کے قریب قدیم بندرگاہ (منبیع) میں قیام فرمایا۔ ربیع الاول (۸۲۳ھ/مارچ ۱۴۲۰ء) میں آپؒ مدینہ منورہ پہنچے۔ وہاں آپؒ نے درس حدیث دیا۔ اس کے بعد آپؒ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور اسی سال حج کا فریضہ ادا فرمایا۔ پھر آپؒ اپنی ازواج کے ساتھ بلاد عجم کی سیاحت کے لئے روانہ ہوگئے۔ دمشق سے ہوتے ہوئے آپؒ قاہرہ پہنچے۔ یہاں اس وقت سلطان الاشرف حاکم تھے۔ انہوں نے آپؒ کے ساتھ بہت عزت و احترام کا سلوک کیا۔ قاہرہ میں آپؒ تقریباً دو ہفتے تک رہے۔

ابن الجزریؒ کی قاہرہ آمد کی خبر پھیلتے ہی قاری حضرات آپؒ کی قیام گاہ پر پہنچ گئے اور زبردست ہجوم ہوگیا۔ ہر فرد آپ سے علم قراءت سیکھنے کا خواہاں تھا۔ قراء کا اتنا بڑا اژدھام تھا کہ آپؒ ہر ایک کے لئے فرداً فرداً قراءت نہیں فرماسکتے تھے۔ چنانچہ آپؒ مجمع کے سامنے (جن میں شارح بخاری حافظ ابن حجرؒ بھی موجود تھے جو کہ ابھی جوان تھے) ایک آیت قرآنی کی تلاوت فرماتے اور پھر تمام قاری حضرات مل کر اس کو دھراتے تھے۔

قاہرہ میں ابن الجزریؒ نے درس حدیث دیا اور مسند احمد و مسند شافعی کی تعلیم بھی دی۔ قاہرہ سے ابن الجزریؒ یمن (Yaman) کے راستے ایک مرتبہ پھر حج کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے۔ یمن میں آپؒ کی کتاب "الحصن والحصین" کا بہت شہرہ تھا۔ حتیٰ کہ اہالیان یمن اس کا حوالہ دینا پسند کرتے تھے۔ جب آپ یمن واپس پہنچے تو بڑی تعداد میں آپؒ کے مداحوں اور عقیدت مندوں نے آپ کی خدمت میں حاضری دی۔ آپؒ کی کتاب "الحصن والحصین" کی سماعت آپؒ سے جن لوگوں نے اس سے قبل کی تھی۔ ان میں اکثر انتقال کرچکے تھے۔ اب ان کے بیٹوں اور پوتوں نے آپؒ سے اس کتاب کی سماعت کی۔

ابن الجزریؒ نے کچھ دن مکہ مکرمہ سے عدن کو جانے والی شاہراہ پر واقع شہر زبید کی "مسجد الاشاعرہ" میں بھی حدیث کا درس دیا اور زبید کے علماء کرام نے آپؒ سے حدیث کی اجازت لی۔ یمن کے حاکم ملک المنصور بھی علم سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ وہ بھی آپؒ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؒ کو صحیح مسلم نسائی اور حدیث کی روایت کی اجازت حاصل کی۔ نیز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انہوں نے آپؒ کی خدمت میں متعدد تحائف پیش کئے اور مکہ مکرمہ تک سفر کا اعلیٰ انتظام کیا۔ ابن الجزریؒ ربیع الاول (۸۲۸ھ / جنوری ۱۴۱۵ء) کو مکہ مکرمہ پہنچے، جہاں مسجد الحرام میں آپؒ نے مسند احمد کا درس دینا شروع کیا۔ اپنی عمر کے آخری ایام آپؒ نے شیراز ہی میں گزارے جہاں محلہ "اسکافین" میں آپؒ کی قیام گاہ تھی۔ ابن الجزریؒ دو واسطوں سے امام شاطبیؒ کے شاگرد تھے۔ امام شاطبیؒ (م ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء) اندلس کے صوبہ "بلنسیہ" کے شہر شاطبہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ ان تمام علوم کے ماہر تھے جن کا تعلق قرآن مجید کی قراءات اور تفسیر سے ہے۔

ابن الجزریؒ حدیث کے علم میں بھی کامل تھے۔ آپؒ کو ایک لاکھ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ حفظ تھیں۔ محدث طاؤسی لکھتے ہیں کہ

"وہ اعلیٰ روایت، حفظ احادیث، جرح و تعدیل، قدیم اور بعد کے راویوں کی معرفت میں یکتا تھے، وہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، اور سنن نسائی، ابن ماجہ، مسند دارمی، مسند امام شافعی اور مؤطا امام مالک سے روایت کرتے تھے۔"

تصنیفات

ابن الجزریؒ فن قراءات اور حدیث کے علاوہ دیگر کئی علوم مثلاً تاریخ، طبقات رجال، نحو اور اصول فقہ میں بھی کمال رکھتے تھے۔ ابن الجزریؒ کو شعر و سخن سے بھی دلچسپی تھی۔ انہوں نے قرآن مجید کی قراءت سے متعلق فن تجوید (یعنی حروف کو ان کے مخارج سے صحیح طور پر ادا کرکے پڑھنا یا حروف کا تلفظ کرنا) کے اصول اور قواعد کو اشعار کی شکل میں مرتب کیا۔ آپؒ نے قراءات متواترہ کے اختلاف کو بھی شعروں کا لباس پہنایا تاکہ یاد کرنے میں آسانی رہے۔ آپؒ نے صرف ۱۸ برس کی عمر میں علامہ شاطبیؒ کے انداز کی ایک نظم لکھی جو دس قراءتوں کے موضوع پر مشتمل تھی اور اس نظم کا نام "الهداية في تتمة العشر" رکھا۔ اس نظم کا وزن و قافیہ وہی ہے جو علامہ شاطبیؒ کی مشہور نظم شاطبیہ میں استعمال ہوا ہے۔ شاطبیہ کا قافیہ حرف "ل" ہے۔ مورخین کے مطابق شاطبیؒ کے انداز پر لکھنا نہایت مشکل کام ہے۔

ابن الجزریؒ نے مقدمة الجزرية کے نام پر ایک کتاب لکھی اور طيبة النشر میں سات اور دس قراءتوں کے اختلاف کو ایک ہزار اشعار کی صورت میں نظم کیا۔ نیز اصول حدیث میں بھی ایک نظم لکھی۔ علاوہ ازیں آپؒ نے محبت رسولؐ کے رنگ میں بھی متعدد اشعار کہے۔ ایک مرتبہ آپؒ نے اپنے تلامذہ کو جب "شمائل ترمذی" کتاب کی تکمیل کروائی۔ تو فی البدیہہ دو اشعار کہے۔ ابن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزری ؒ، زبان وادب میں بھی کمال رکھتے تھے۔ وہ نہایت فصیح زبان بولتے اور لکھتے تھے۔

ابن الجزری ؒ زبان کی فصاحت کے ساتھ ساتھ خوبصورت چہرہ اور وجیہ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ ؒ کی صحت بھی بہت اچھی تھی (۸۲۴ھ/۱۴۲۱ء) کو جب آپ ؒ قاہرہ پہنچے تو آپ ؒ کی عمر تقریباً ۷۳ برس تھی۔ اس وقت گو کہ آپ ؒ کی سماعت میں قدرے فرق آگیا تھا، لیکن بصارت اس عمر میں بھی بالکل ٹھیک تھی۔ آپ ؒ اس وقت بھی باریک خط میں لکھا کرتے تھے جس طرح جوانی کے زمانے میں لکھتے تھے۔

ابن الجزری ؒ نے درس و تدریس کی بے پناہ مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کے لئے وقت نکالا اور ۷۷ سے زائد کتابیں لکھیں، ان کتابوں میں سے چند درج ذیل ہیں:

تجوید و قراءات کے موضوع پر:

(۱) "النشر فی القرآءات العشر" قراءت کے دس مختلف انداز پر نہایت مشہور کتاب ہے۔ ابن الجزری ؒ نے یہ کتاب صرف ۹ ماہ کے مختصر عرصہ میں تصنیف کی۔ پہلی بار یہ کتاب دمشق سے (۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء) میں شائع ہوئی۔ مراد آباد سے قاری عبداللہ نے "توضیح النشر" کے نام سے اس کا ترجمہ بھی طبع کیا ہے۔

(۲) تحبیر التیسیر فی القرآءات العشر" علامہ عثمان بن سعید الدانی ؒ نے قرآن مجید کی سات قراءات کے متعلق ایک کتاب "التیسیر" لکھی تھی۔ یہ کتاب سبعہ قرآءات میں سب سے زیادہ قابل اعتماد اور مقبول کتاب ہے، علامہ دانی ؒ جو قرطبہ کے رہنے والے تھے اور فقہ مالکیہ کے ماہر اور فن قراءت کے امام تھے۔ انہوں نے ۱۲۰ کتابیں لکھیں جن میں سے ۱۱۸ کتابیں فن قراءت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان سب میں سے زیادہ شہرت "التیسیر" کو ملی ہے۔ ابن الجزری ؒ نے اس کتاب پر تبصرہ لکھا اور مزید تین قراءتوں کا اضافہ کرکے اس کا نام "تحبیر التیسیر" رکھ دیا۔

(۳) "طیبة النشر فی قرآءات العشر" یہ قرآن مجید کی دس قراءتوں کے بارے ایک ہزار اشعار کی ایک نظم ہے۔ اس نظم کو ابن الجزری ؒ نے شعبان (۷۹۹ھ/ مئی ۱۳۹۷ء) میں مکمل کیا۔ یہ کتاب قاہرہ سے پہلی بار (۱۲۸۲ھ/۱۸۶۵ء) میں اور پھر (۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) میں شائع ہوئی اس کا اردو ترجمہ قاری عبداللہ نے کیا جو مراد آباد سے شائع ہوا۔

(۴) "الدرة المضیة فی قرآءات الائمة الثلاثة المرضیة": یہ بحر طویل میں ۲۴۱ اشعار کا عظیم مجموعہ ہے، جسے آپ ؒ نے (۸۲۳ھ/۱۴۲۰ء) میں مکمل فرمایا۔ یہ دراصل علامہ شاطبی ؒ کی مشہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب "شاطبیہ" کی منظوم تکمیل ہے جو قراء توں کے دس مختلف انداز کے موضوع پر ہے- یہ کتاب قاہرہ سے (۱۲۸۵ھ /۱۸۶۸ء) میں شائع ہوئی-

(۵) "غاية المهرة في الزيادة على العشرة": یہ کتاب بارہ انداز کی قراء توں کے موضوع پر ایک عظیم نظم ہے-

(۶) "منجد المقرئين و مرشد الطالبين": اس کتاب میں حافظ ابن جزری ؒ نے حافظ ابو شامہ کی کتاب "المرشد الوجيز في علوم القرآن العزيز" کا جواب دیا ہے اور اس کی تردید کی ہے- آپ ؒ نے اس کتاب میں یہ ثابت فرمایا ہے کہ دس قراء توں کا سلسلہ متواتر قائم ہے اور اس کے راوی ہر زمانے میں کثرت سے موجود رہے ہیں- یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے-

(۷) "المقدمة الجزرية" فن تجوید پر ایک منظوم رسالہ ہے جو ۱۰۹ اشعار پر مشتمل ہے- یہ رسالہ مصر اور تبریز سے شائع ہو چکا ہے اور اکثر مدارس تجوید میں شامل نصاب ہے-

(۸) "التمهيد في علم التجويد": تلاوت کلام پاک پر یہ رسالہ ابن الجزری ؒ نے (۷۶۹ھ /۱۳۶۷ء) میں مکمل کیا-

(۹) "مختصر طبقات القرّاء المسمى بغاية النهاية": ابن الجزری ؒ نے ایک ہی موضوع پر جو کتابیں تالیف کیں ان میں یہ مختصر ترین ہے-

(۱۰) "الهداية الى معالم الرواية" تلاوت کلام حکیم پر ۳۰۷-اشعار کی ایک نظم ہے-

(۱۱) "اصول القرآءات" قرآءات کے اصول پر ایک مختصر کتاب ہے-

(۱۲) "اعانة المهرة في زيادة العشرة": یہ دس قراء توں کے بعد کی قراء توں کے بارے میں ایک کتاب ہے-

(۱۳) "الغاز": فن قراءت کے اختلافات کو منظوم کلام میں بیان کیا ہے-

(۱۴) " تقريب النشر": یہ "النشر" کی تلخیص ہے-

(۱۵) "شرح طيبة النشر": یہ طیبۃ النشر کی شرح اور مختصر حواشی پر مشتمل کتاب ہے-

(۱۶) "العقد الثمين": یہ کتاب "الغاز" کی غیر منظوم شرح ہے-

(۱۷) "القرآءات الشاذة"- یہ شاطبیہ کے انداز میں قراء توں کے موضوع پر ایک عظیم رسالہ ہے- غالباً یہ وہی کتاب ہے- جس میں قرآن مجید کی قراءت کے ۴۰ مشکل مسائل پر بحر طویل میں ایک نظم کہی گئی- ان کے علاوہ فن قراءت میں یہ کتب بھی متداول ہیں:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) اتحاف المهرة فی تتمة العشرة (۱۹) الاعلام فی احکام الادغام (۲۰) الاهتداء الی معرفة الوقف والا بتداء (۲۱) تحفة الاخوان فی الخلف بین الشاطبیة والعنوان (۲۲) التذکار فی روایة ابان بن یزید العطار (۲۳) التقیید فی الخلف بین الشاطبیة والتجرید (۲۴) التوجیهات فی اصول القرآءات (۲۵) جامع الاسانید فی القرآءات (۲۶) رسالة فی الوقف علی الهمزة لحمزة وهشام (۲۷) الفوائد المجمعة فی زوائد الکتب الأربعة (۲۸) المقدمة فی ماعلی قارئ القرآن یعلمه (۲۹) نهایة البهدرة فیمازاد علی العشرة (۳۰) هدایة البررة فی تتمة العشرة (۳۱) هدایة المهرة فی ذکر الائمة العشرة المشتهرة (۳۲) البیان فی خط عثمان-

علوم حدیث پر :

(۱) " مقدمة علم الحدیث" اصطلاحات حدیث پر ایک کتاب ہے-

(۲) " عقد اللآلی فی الأحادیث المسلسلة العوالی" اس کتاب کو ابن الجزری ؒ نے شیراز میں (۸۰۸ھ، ۱۴۰۵ء) میں مکمل فرمایا-

(۳) "التوضیح فی شرح المصابیح" ابن الجزری ؒ نے مشہور محدث حسین بن مسعود الفراء البغوی ؒ (م ۵۱۰ یا ۵۱۶ھ / ۱۱۱۶ء یا ۱۱۲۲ء) کی کتاب "مصابیح السنة" کی شرح "التوضیح فی شرح المصابیح" کے عنوان سے لکھی- یہ کتاب ابن الجزری ؒ نے نویں صدی ہجری کے اوائل میں اس وقت تصنیف کی جب امیر تیمور آپ ؒ کو اپنے ساتھ ماوراء النہر لے گئے تھے- یہ شرح تین جلدوں میں ہے-

(۴) "الأربعین" اس کتاب میں نہایت صحیح، جامع اور مختصر ۴۰-احادیث کو یکجا کیا گیا ہے-

اس کے علاوہ (۵) "الاولویة فی احادیث الاولیة" (۶) "البدایة فی علوم الروایة" (۷) "تذکرة العلماء فی اصول الحدیث" (۸) فیة الحصن الحصین (۹) الحصن الحصین- یہ دعاؤں میں پڑھنے کے لئے احادیث کا مجموعہ ہے- عبدالعلیم نوال نے اس کا ترجمہ کیا ہے، جو کراچی سے شائع ہوا ہے- (۱۰) عدة الحصن الحصین (۱۱) القصد الاحمد فی رجال مسند احمد (۱۲) المسند الاحمد فیما یتعلق بمسند احمد (۱۳) المصعد الاحمد فی ختم مسند احمد (۱۴) مفتاح الحصن الحصین (۱۵) الهدایة الی معالم الروایة (۱۶) کفایة الالمعی فی آیة ﴿ یٰأرض ابلعی ﴾ ـــــ قرآن مجید کی سورۃ ہود کی آیت ﴿ یٰأرض ابلعی ﴾ کی تفسیر اور اس کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجوہ اعجاز کے بارے میں یہ کتاب ہے۔

تاریخ اور فضائل و مناقب نبوی کے بارے میں کتب :

(۱) المولد الکبیر: رسول کریم ﷺ کی حیات و اطوار پر ایک رسالہ ہے۔

(۲) الاجلال و التعظیم فی مقام ابراھیم: اس کتاب میں آپ ؒ نے مقام ابراہیم علیہ السلام کے فضائل درج فرمائے ہیں۔

(۳) ذات الشفاء فی سیرۃ النبی ﷺ والخلفاء: یہ آپ ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سیرت پر ایک طویل نظم ہے۔ جس میں عثمانی حکمران بایزید یلدرم کے عہد حکومت اور قسطنطنیہ پر ترکوں کی طرف سے محاصرے تک کی تاریخ اسلام بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب ابن الجزری ؒ نے شیراز کے حاکم پیر محمد کی خواہش پر لکھی اور اسے ذی الحج (۷۹۸ھ/۱۳۹۶ء) میں مکمل فرمایا۔

(۴) الزھر الفائح۔ نیکی اور پاکبازی کی تلقین کرنے والی ایک کتاب ہے۔

ان کے علاوہ یہ کتب بھی متداول ہیں:

(۵) اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب (۶) تاریخ ابن الجزری (۷) التعریف بالمولد الشریف (۸) ذیل طبقات القراء للذھبی (۹) الرسالۃ البانیۃ فی حق ابوی النبی ﷺ (۱۰) عرف التعریف بالمولد الشریف (۱۱) غایۃ النھایۃ فی أسماء رجال القرآءات (۱۲) فضل حرآء (۱۳) مختصر تاریخ الاسلام للذھبی (۱۴) شیخۃ الجنید بن احمد البلیانی (۱۵) نھایۃ الدرایات فی اسمآء رجال القرآءات"

دیگر متفرق کتب

(۱) الاصابۃ فی لوازم الکتابۃ: فن خطاطی پر ایک مختصر رسالہ ہے۔

(۲) جیئت پر رجز میں ۵۲۔ اشعار ــــــ ان کے علاوہ یہ کتب بھی ملتی ہیں:

(۳) الابانۃ فی العمرۃ من الجعرانۃ (۴) أحاسن المنن (۵) الاعتراض المبدی لوھم التاج الکندی (۶) التکریم فی العمرۃ من التنعیم (۷) تکملۃ ذیل التقیید لمعرفۃ رواۃ السنن والاسانید (۸) الجوھرۃ فی النحو (منظومۃ) (۹) حاشیۃ علی الایضاح فی المعانی و البیان لجلال الدینی القزوینی (۱۰) الذیل علی مراۃ الزمان للنووی (۱۱) الزھر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح (۱۲) شرح الفیۃ ابن مالک (۱۳) شرح منھاج الاصول (۱۴) عوالی القاضی ابی نو (۱۵) غایۃ المنی فی زیارۃ منی (۱۶) فضائل القرآن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) مختار النصیحة بالأدلة الصحیحة (۱۸) منظومة فی الملك (۱۹) منظومة فی لغز (۲۰) وظیفة مسنونة ۔

ان کی تصانیف صرف اسی قدر نہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ابن الجزری ؒ کتنے عظیم مصنف اور علم میں متبحر انسان تھے۔

ابن الجزری ؒ معاصرین کی نظر میں

ابن الجزری ؒ عبادت کا غیر معمولی اہتمام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ ؒ علوم و فنون میں متبحر تھے۔ انہوں نے روز و شب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ ایک حصہ میں قراءت و حدیث کی تعلیم دیتے، دوسرے حصہ میں تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے اور تیسرے حصہ میں عبادت کرتے تھے۔ تمام عمر آپ ؒ کا یہی معمول رہا۔ آپ ؒ ہر ماہ پانچ روزے رکھتے تھے۔ سفر کی حالت میں بھی آپ ؒ نے شب بیداری اور تہجد ترک نہیں کیا۔

ابن الجزری ؒ نہایت حلیم، ملنسار، نرم خو، اور شیریں کلام تھے۔ آپ ؒ کے مزاج میں انکسار اور فروتنی تھی۔ آپ ؒ جس سے بھی ملتے اخلاق سے اور حسن سلوک سے پیش آتے۔ آپ ؒ خدا کے فضل سے صاحب حیثیت تھے۔ اہل علم اور اہل احتیاج کے ساتھ ہمیشہ فیاضی کا سلوک فرماتے تھے۔ خصوصاً اہل حجاز کے ساتھ احسان کا مظاہرہ کرتے تھے۔علم قراءت میں خصوصاً آپ ؒ کے دور سے لے کر آج تک کوئی آپ ؒ کا ہمسر نہیں ہوا۔

(۱) حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ فرماتے ہیں: کہ "انتهت الیه ریاسة علم القرآءات فی العالم " یعنی دنیا میں علم قراءات کی ریاست آپ ؒ پر منتہی ہے۔

(۲) علامہ شوکانی ؒ فرماتے ہیں کہ "قد تفرد بعلم القرآءات فی جمیع الدنیا" یعنی آپ ؒ علم قراءات میں ساری دنیا میں منفرد تھے۔

(۳) علامہ سیوطی ؒ فرماتے ہیں: "لانظیر له فی القرآءات فی الدنیا فی زمانه وکان حافظاً للحدیث" یعنی آپ ؒ کے زمانے میں دنیا میں علم قراءات میں آپ ؒ کی کوئی نظیر نہیں تھی۔ آپ ؒ حافظ الحدیث تھے۔

(۴) حضرت مولانا عبدالحی ؒ فرنگی محل لکھتے ہیں: کہ "واز مجددین صدی ہشتم زین الدین عراقی و شمس الدین جزری و سراج الدین بلقینی" یعنی آٹھویں صدی کے مجددین میں سے زین الدین عراقی، شمس الدین جزری اور سراج الدین بلقینی رحمہم اللہ تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وفات

ابن الجزری نے علم دوست تیموری حکمران شاہ رخ کے دور حکومت میں ۵ ربیع الاول (۸۳۳ھ / ۲ دسمبر ۱۴۲۹ء) کو "شیراز" میں اپنی قیام گاہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ ؒ نے پیچھے پانچ بیٹے اور تین صاحبزادیاں چھوڑیں۔ سب سے بڑے بیٹے ابوالفتح محمد الجزری تھے۔ ان سے چھوٹے ابوبکر محمد الجزری اور ان کے بعد ابوالخیر محمد الجزری تھے۔ یہ تینوں بڑے جید محدث، قاری، اور فقیہ تھے۔ دیگر دو صاحبزادے ابوالبقاء اسماعیل اور ابوالفضل بھی قاری اور محدث تھے۔ صاحبزادیوں کے نام فاطمہ، عائشہ، اور سلمہ تھے۔ آپ ؒ نے اپنی صاحبزادیوں کو بھی حدیث اور قراءت کی تعلیم دی تھی۔ یہ تمام صاحبزادیاں فن تجوید کی ماہرہ، بہترین قاریہ اور احادیث کی حافظہ تھیں۔

آپ ؒ کی وفات کی اندوہناک خبر پھیلتے ہی ہر طرف صف ماتم بچھ گئی۔ ہزاروں گریہ کناں عقیدت مندوں نے آپ ؒ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ آپ ؒ کے شاگرد فرماتے ہیں کہ جب جنازہ اٹھایا گیا تو اتنا ہجوم تھا کہ علماء کرام، حکومت کے اعلیٰ افسران، امراء و غرباء، عام افراد سب ہی جنازے کو کندھا دینے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹتے تھے۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ کم از کم جنازہ کو ایک مرتبہ چھو ہی لوں۔

آپ نے ۸۲ برس عمر پائی۔ آپ ؒ کو "شیراز" میں آپکے مدرسہ دارالقراء میں سپرد خاک کیا گیا۔

تغمده الله برحمته و جزاه الله بالخيرات عنا و عن جميع المسلمين آمين!

مراجع و مصادر

(۱) خصوصی مقالہ "ابن الجزری" مولانا محمد عبدالعلیم چشتی

(۲) بستان المحدثین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی / مولانا عبدالسمیع

(۳) جغرافیہ خلافت مشرقی محمد عنایت اللہ / جی لی اسٹرنج

(۴) ترکان عثمان ڈاکٹر محمد صابر ــــ (۵) ملت اسلامیہ کی مختصر تاریخ ثروت صولت

(۶) انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ــــ (۷) دائرہ معارف اسلامیہ

(۸) تاریخ سے ایک ورق کلیم چغتائی

(۹) مقدمة الجزرية مع متن تحفة الاطفال لابن الجزری ؒ

(۱۰) التمهيد فی علم التجويد لابن الجزری ؒ

(۱۱) الجواهر النقية فی شرح المقدمة الجزرية قاری اظہار احمد تھانوی ؒ

(۱۲) العطايا الوهبية فی شرح المقدمة الجزرية قاری رحیم بخش پانی پتی

(۱۳) التحفة المرضية فی شرح المقدمة الجزرية مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ